علامہ اقبال کے چند غیر مدوّن خطوط

رفیع الدین ہاشمی

علامہ اقبال کے متفرق خطوط کے آخری اُردو مجموعے (خطوط اقبال ، ۱۹۷۶ء) اور انگریزی مجموعے (Letters of Iqbal ، ۱۹۷۸ء) کے بعد سے اب تک ایک سو سے زائد اُردو اور انگریزی مکاتیب منظرِ عام پر آچکے ہیں ۔ خاصی تعداد میں غیر مطبوعہ مکاتیب کا سراغ بھی ملا ہے (توقع ہے یہ جب خطوط مختلف جرائد یا مجموعۂ مکاتیب میں آیندہ چند ماہ تک چھپ جائیں گے) ۔

حالیہ برسوں میں "جنگ" ، "نقوش" ، "فنون" ، "افکار" اور "اقبال ریویو" وغیرہ کے مختلف شماروں میں شائع ہونے والے مطبوعہ مکاتیب تک رسائی مشکل نہیں ہے ، تاہم نسبتاً کم معروف رسائل و جرائد میں چھپنے والے خطوط ، عام طور پر قارئین اقبال کی نظروں سے اوجھل رہے ہیں ۔ ذیل میں علامہ اقبال کے چند ایسے خطوط پیش کیے جا رہے ہیں ، جو علامہ کے کسی مجموعۂ مکاتیب میں شامل نہیں ہیں ۔ انگریزی خطوط کے ساتھ ان کا اُردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے ۔ ہر خط کے ماخذ کی نشان دہی کی گئی ہے ۔ حسبِ موقع ضروری تعارف اور مختصر حواشی بھی درج کر دیے گئے ہیں ۔

○

ڈاکٹر ظفرالحسن کے نام

ڈاکٹر ظفر الحسن (صدر شعبۂ فلسفہ ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کے نام علامہ اقبال کا ایک خط Letters of Iqbal میں شامل ہے (ص ۲۲۳ ـــ فہرست میں مکتوب الیہ کا نام مذکور نہیں ہے) "اقبال نامہ" اول میں اس کا اُردو ترجمہ شامل ہے (ص ۶۸ ، ۶۹ ۔ ترجمہ ناقص ہے ۔ شیخ عطاء اللہ نے حاشیے میں لکھا ہے : "ڈاکٹر سید ظفر الحسن کے نام گراں قدر [خطوط کا] مجموعہ دوسرے حصے میں شائع ہوگا" ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صاحب کو سید ظفر الحسن کے نام متعدد خطوط دستیاب ہوئے

تھے ، مگر ''اقبال نامہ'' دوم میں ، بلکہ کسی اور مجموعہ مکاتیب میں بھی ، ان کے نام علامہ کا کوئی اور خط نہیں ملتا ـــ اقبال صدی کے موقع پر ان کے نام علامہ کا ایک خط (محررہ : ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء) اور ان کے بارے میں تین صیفی اسناد سامنے آئیں (''نقوش'' ، اقبال نمبر ۲ ، دسمبر ۱۹۷۷ء) ان اسناد سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ ، ڈاکٹر ظفر الحسن کی کی علمی لیاقت اور فلسفہ دانی کے تہ دل سے معترف تھے ۔

کچھ عرصہ پہلے ان کے نام علامہ کا ایک مکتوب منظر عام پر آیا (نقد و نظر ، علی گڑھ جلد ۳ ، شمارہ ۲ ، ۱۹۸۱ء) مکتوب الیہ کے نام علامہ کا یہ آخری مکتوب ان کے اپنے قلم سے نہیں ہے ، بلکہ کسی اور سے املا کرایا گیا ۔ عمر کے آخری ایک دو برسوں میں علالت کے سبب ، علامہ اقبال بہ قلمِ خود بہت کم خط لکھا کرتے تھے ـــ (حال ہی میں اُن کے نام علامہ کے متعدد خطوط دریافت ہوئے ہیں ۔ جو اقبال اکادمی کی ملکیت ہیں ۔ ان کا متن عجائب گھر لاہور نے اپنے نمایش نامے ، بہ سلسلہ نمایش نوادراتِ اقبال ۴ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء میں شائع کیا ہے ۔) ملاحظہ کیجیے :

لاہور ، ۶ مئی ۳۷ء

ڈیر ڈاکٹر ظفر الحسن ،

مسلم یونیورسٹی کے فلسفہ کے طالب علموں نے مجھ کو ایک خط لکھا[1] ہے ، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں فلسفہ اسلام کی ایک مفصل

۱۔ غالباً یہ اس خط کا ذکر ہے ، جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں زیر تعلیم ایم اے فلسفہ کے طلبہ کی طرف سے حضرتِ علامہ کو بھیجا گیا تھا (دیکھیے : خطوطِ اقبال ، ص ۲۹۱ - ۲۹۳) اس خط کے مکتوب الیہ فلاسوفیکل ایسوسی ایشن ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے سکریٹری فضل کریم ہیں ـــ اس میں بھی تقریباً الھی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ، جو مندرجہ بالا خط میں ملتے ہیں ۔ علامہ لکھتے ہیں : ''تاہم خرابیِ صحت کی اس حالت میں بھی ، میں کسی حد تک ایک نوجوان محقق کے کام آ سکتا ہوں اور ان مسائل کی تفہیم میں اس کی مدد بھی کر سکتا ہوں ، جنھوں نے ہمارے آباء کے دلوں کے اندر ولولہ پیدا کیا تھا ، تاہم یہ ضروری ہے کہ ایسا عالم عربی میں اچھی قدرت رکھتا ہو اور مجھ مریض کے پلنگ کے پاس بیٹھنے کے لیے کچھ وقت بھی نکال سکے ۔''

تاریخ لکھوں ۔ اگرچہ یہ کام میرے ذہن میں تھا ، لیکن افسوس کہ اس کے مشکلات اور نیز میری موجودہ علالت نے مجھ کو اس کی طرف سے کلی مایوس کر دیا ۔ مضمون اتنا وسیع ہے کہ فی الحال اس کی ابتدا خاص خاص سوالات کی بحث سے شروع کی جا سکتی ہے ۔ کچھ مدت ہوئی ، میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے لیکچروں کے لیے Time and Space in the History of Muslim Thought پر لکھنے کا ارادہ کیا تھا ۔ اس کے لیے میں نے کچھ Material بھی جمع کیا تھا ، لیکن یہ مقصد بھی علالت نے پورا نہ ہونے دیا ۔ کیا فلسفہ کا کوئی نہایت ہوشیار طالب علم ، جو عربی اچھی طرح سے جانتا ہو ، اس کام کو کرنے کے لیے تیار ہے ۔ مندرجہ بالا مضمون کو اور بھی محدود کیا جا سکتا ہے ، مثلاً اس طرح کہ صرف Time پر بحث ہو اور Space کو چھوڑا جائے ۔ اگر ایسا طالب‌علم ، آپ کی یونیورسٹی میں موجود ہو ، اور یونیورسٹی اس کو اس خاص Research کے لیے کم از کم دو سال تک وظیفہ بھی دے سکے ، تو وہ ایک چھوٹی سی نہایت عمدہ کتاب مضمون مذکور پر لکھ سکتا ہے ۔ Material میرے پاس موجود ہے ، میں اس کو دے دوں گا ، اور اگر وہ چند روز لاہور ٹھہر سکے ، تو میں اس کی زبانی بحث و مباحثہ سے مدد بھی کر سکتا ہوں ۔ ایسے سٹوڈنٹ کے لیے ضروری ہے کہ (۱) انگریزی لکھنے پر قدرت رکھتا ہو ۔ (۲) عربی زبان جانتا ہو (۳) صحت اس کی اچھی ہو تا کہ اگر Research کے لیے اس کو ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں یا تعلیم گاہوں کے کتب خانے تلاش کرنے کے لیے سفر کرنا پڑے ، تو یہ زحمت اٹھا سکتا ہو ۔ (۴) فلسفہ جدید ، خاص کر Time کی بحث سے اچھی طرح سے واقف ہو ۔ میرے ذہن جو مضمون کا خاکہ ہے ، اس کو ایک علیحدہ کاغذ پر لکھ کر اس خط میں ملفوف کرتا ہوں ۔ آپ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب سے مشورہ کر کے مجھے اس خط کا جواب دیں ۔

والسلام

محمد اقبال

○

عبدالواحد کے نام

بنگلور کے عبدالواحد مرحوم ، علامہ اقبال کے غائبانہ مداحوں میں سے تھے ۔ ۱۹۲۹ء میں حضرتِ علامہ کے سفرِ جنوبی ہند میں ، انھوں نے مدراس میں شرفِ ملاقات حاصل کیا ۔ مدارس میں گھوکھلے ہال اور

سر محمد اسماعیل سیٹھ کے مکان کے باہر لیے جانے والے بعض گروپ فوٹوز میں عبدالواحد مرحوم ، علامہ اقبال کے ساتھ موجود ہیں ۔ ان کے نام مندرجہ ذیل خطوط "شیرازہ" سری نگر ، کے اقبال نمبر ، ج ۱۶ ، ش ۳ تا ۲ [۱۹۷۸ء] میں شائع ہوئے ۔

(۱)

پہلے خط پر تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء درج ہے ، جو درست معلوم نہیں ہوتی ۔ اس خط میں اقبال نے مکتوب الیہ کو "اسرارِ خودی" ارسال کرنے کا وعدہ کیا ہے ، یہ مثنوی ستمبر ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی ، اس اعتبار سے ہمارے نزدیک اس خط کی تاریخ تحریر ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۵ء زیادہ قرینِ قیاس ہے :

مخدومی ، السلام علیکم

آپ کا پوسٹ کارڈ مل گیا ہے ۔ "اسرارِ خودی" کے لیے لکھ دیا ہے ۔ امید ہے آپ کو جلد مل جائے گی ۔ جس حسنِ ظن کا آپ نے اپنے خط میں اظہار فرمایا ہے ، اس کے لیے میں آپ کا نہایت شکر گذار ہوں ۔
بنگلور اور میسور دیکھنے کا مجھے بھی اشتیاق ہے ، مگر سفر طویل ہے اور میری صحت طویل سفر کی اجازت نہیں دیتی ہے ۔ بہر حال اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں [کذا] ہوا ، تو آپ سے ملاقات ہو جائے گی ۔ افسوس ہے کہ اس وقت کوئی فوٹو میرے پاس موجود نہیں ، جب بنواؤں گا ، تو آپ کی خدمت میں ایک کاپی ضرور ارسال کروں گا ۔ والسلام

آپ کا نیاز مند

محمد اقبال ، بیرسٹرایٹ ، لاہور ۲۱ اکتوبر [۱۹۱۵ء]

(۲)

یکم جنوری ۱۹۲۳ء کو علامہ اقبال کو نائٹ ہڈ کا خطاب ملا ، اس پر ان کے بعض عقیدت مندوں نے قدرے تشویش کا اظہار کیا ، عبدالواحد مرحوم کے نام ، ذیل کا جوابی خط ، علامہ اقبال کی جانب سے ایک نوع کا وضاحت نامہ ہے ـــــ (اس ضمن میں مزید وضاحت غلام بھیک نیرنگ کے نام خط میں دیکھی جا سکتی ہے ۔ اقبال نامہ ، اول : ص ۲۰۶ ، ۲۰۷) ۔

مخدومی ، تسلیم

خطاب جو مجھ کو دیا گیا ہے ، ''اسرار خودی'' کے انگریزی ترجمے اور یورپ اور امریکہ میں جو ریویو اس پر شائع ہوئے ہیں ، ان کا نتیجہ ہے ۔ آپ مطمئن رہیں کہ اس کا کوئی سیاسی مفہوم نہیں ہے ۔ کہ دنیا کی عزت و دولت مجھ ایسی فطرت والے آدمی کو اپیل کرنے والی چیزیں ہیں ۔ اگر آپ کو میری طرز زندگی ، میرے مقاصد ادبی اور ملک کے موجودہ حالات میں ان مقاصد کی تکمیل کے لیے جو طرز عمل میں نے اختیار کر رکھا ہے ، ان سب امور سے واقفیت کاحقہ ہوتی ، تو آپ کو شاید اس استفسار کی ضرورت ہی پیش نہ آتی ، جو آپ نے اپنے خط میں مجھ سے کیا ہے ۔ بہر حال اس استفسار کا بہترین جواب ، میری آیندہ زندگی دے گی ، باقی رہی ہندوستانی سیاست ، سو میں فطرتاً اس کے لیے موزوں نہیں ہوں۔

عملی طور پر آج تک میرا کوئی سروکار اس سے نہیں رہا ۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہ بات لٹریری مقاصد کی تکمیل میں سد راہ ہے ، جن کی تکمیل کے لیے امن و سکون کی ضرورت ہے ، خصوصاً ایسے آدمی کے لیے ، جس کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی ۔

''اسرار خودی'' کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے ، اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ اس وقت کے حالات کو مد نظر رکھ کر اگر آپ غور کریں گے ، تو آپ پر ہر حقیقت منکشف ہو جائے گی ۔ زیادہ کیا عرض کروں ۔ امید کہ مزاج بخیر ہوں گے ۔

مخلص

محمد اقبال

۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء ، لاہور

(۳)

لاہور ، ۸ فروری ۱۹۲۳ء

مخدومی ، السلام علیکم

آپ کا محبت نامہ ابھی ملا ہے ، جس کے لیے نہایت ممنون ہوں ۔ مجھے کسی نے پہلے بتایا ہے کہ بنگلور نہایت خوش گوار مقام ہے ۔ آپ سے اس کی تصدیق ہو گئی ۔ انشاء اللہ میں اس امر کی کوشش کروں گا کہ کچھ

عرصہ وہاں گذاروں ۔ اس کے علاوہ سلطان شہیدؒ سے مجھے ایک خاص عقیدت بھی ہے ۔ غرضیکہ میں آپ کی عنایت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا ۔ بشرطیکہ یہاں کے علائق سے نجات مل گئی[1] ۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا ۔

مخلص

محمد اقبال

○

شعیب قریشی کے نام

عبدالرحمٰن بجنوری (۱۸۸۵ء - ۱۹۱۸ء) نے کچھ زیادہ عمر نہ پائی ، مگر غالب کے غیر متداول دیوان (نسخۂ حمیدیہ) پر اپنے یادگار مقدمے کے سبب زندۂ جاوید ہو گئے ۔ انہوں نے علامہ اقبال کی شاعری پر بھی ایک مضمون (Iqbal, His Persian Masnavis مطبوعہ مجلہ East and West جولائی ۱۹۱۸ء) لکھا تھا ـــ اسی برس ان کی اچانک وفات پر مندرجہ ذیل خط جناب شعیب قریشی ایڈیٹر ''کامریڈ'' کے نام لکھا گیا ۔ اس خط کا عکس ''الفاظ'' علی گڑھ کے شمارہ جنوری ، فروری ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا تھا :

لاہور ، ۸ نومبر ۱۸ء

ڈیر مسٹر شعیب ، السلام علیکم

کل شام آپ کے تار نے خرمن صبر و قرار پر بجلی گرا دی ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ افسوس کہ گزشتہ پچاس ساٹھ سال کی تعلیمی کشمکش کے بعد ایک آدمی ہم میں پیدا ہوا تھا ، جو دل و دماغ و سیرت کے اعتبار سے قدیم حکمائے اسلام کا نمونہ تھا ، مگر مشیت ایزدی نے اسے ہم سے عین اس وقت جدا کر لیا ، جب کہ اس کی سخت ضرورت تھی ۔ شاید مرحوم اپنے وقت سے پہلے پیدا ہوا تھا ، یا جس سوسائٹی میں اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا ، وہ اس کی قدر نہ پہچان سکتی تھی ۔ ہندوستان کی اسلامی دنیا میں بہت کم ایسے آدمی ہوں گے ، جن کو بجنوری کی پوشیدہ قوتوں کا احساس

۱۔ مکتوب الیہ کی طرف سے بنگلور آنے کی دعوت دی گئی تھی مگر کئی برس تک بنگلور جانے کی صورت نہ بن سکی ۔ حتیٰ کہ چھ سال بعد جنوری ۱۹۲۹ء میں ، دورۂ جنوبی ہند کے موقع پر ، حضرت علامہ بنگلور گئے ۔ اس موقع پر سلطان ٹیپو شہیدؒ کے مزار پر حاضری بھی دی ۔

نہ ہو ، لیکن اگر وہ دس سال ہم میں اور رہتا تو آنکھیں اس کے کمالات کی آب و تاب سے خیرہ ہو جاتیں - ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے والے ہیں ، لیکن وہ ہمیں میں سے ایک تھا ، جس نے یہ کہا تھا کہ : انما اشکوابثی و حزنی الی اللہ[1] - پس ہم بھی اپنی بربادی کا رونا اسی کے سامنے روئیں گے اور اپنی شکایت و حزن اسی کے سامنے پیش کریں گے - اس کی تقدیر سے کس کو مفر ہے ؟ پھر کیوں ہم اپنے مصائب و آلام کو اس کے قرب کا ذریعہ نہ بنائیں - اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے حبیب پاک کے دربار کی حاضری نصیب کرے -

آہ ! ملت اسلامیہ بد نصیب ہے - ہر طرف بربادی و تباہی کے آثار ہیں - مگر کیا یہ ویرانی کسی تازہ تعمیر کا پیش خیمہ ہے :

ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند
نے کہ اول کہنہ را ویراں کنند

مرحوم کے اعزا و اقربا کی خدمت میں میری طرف سے دلی ہمدردی کا پیغام بھیجیے ، اور مجھے ان کا پتہ تحریر فرمائیے کہ میں خود بھی انھیں لکھوں -

مخلص
محمد اقبال ، لاہور

○

مولوی نور الاسلام کے نام

مولوی نور الاسلام ، عبدالرحمٰن بجنوری کے والد تھے ـــــ مرحوم کے کتبے کے لیے علامہ نے جو رباعی تجویز کی ، وہ ''پیام مشرق'' (ص ۲۳۲)

۱- اشارہ ہے حضرت یعقوبؑ کی طرف جب ان کا دوسرا عزیز بیٹا بن یامین ، اس کے بھائیوں کے مطابق ، شاہِ مصر کے ہاں چوری کے الزام میں قید کرلیا گیا تو حضرت یعقوبؑ جو پہلے ہی یوسف کی جدائی سے پریشان تھے ، اب فرطِ غم سے بالکل ہی نڈھال ہوگئے - اس موقع پر انھوں نے یہ الفاظ کہے - ترجمہ ہے : ''میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد اللہ کے سوا کسی سے نہیں کرتا'' - (یوسف : ۸۶)

میں موجود ہے۔ اس کا عکس بھی ''الفاظ'' کے مذکورہ بالا شمارے میں شائع ہوا تھا:

مخدومی، السلام علیکم

میری رائے میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن مرحوم کے مزار پر مندرجہ ذیل رباعی بطور کتبے کے لکھنی چاہیے۔

دلِ من رازدانِ جسم و جان است
نہ پنداری اجل بر من گران است
چہ غم گر یک جہاں گم شد زچشمم
ہنوز اندر ضمیرم صد جہان است

مخلص محمد اقبال لاہور ۲ ستمبر ۰۲ء

○

ایڈورڈ تھامپسن کے نام

ایڈورڈ تھامپسن آکسفورڈ یونیورسٹی میں بنگالی زبان کا پروفیسر تھا۔ اس نے ایک صحافی کی حیثیت سے دو مرتبہ ہندوستان کا سفر کیا، دیگر مشاہیر کے علاوہ علامہ اقبال سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ کانگریسی لیڈروں سے اس کے گہرے تعلقات تھے، اور ہندوستانی سیاسیات کے بارے میں اس کا نقطۂ نظر کانگریس سے زیادہ قریب تھا، تھامپسن کے بیانات زیادہ وقیع قرار نہیں دے جا سکتے (دیکھیے: علامہ اقبال کا خط بنام ایڈیٹر لندن ٹائمز، Letters of Iqbal، ص ۲۱۷-۲۱۸ —— اور شریف الدین پیرزادہ کا مکتوب، جنگ، کراچی ۷ ستمبر ۱۹۸۱ء)۔

تھامپسن کے نام حضرتِ علامہ کے نو خطوط میں سے، تاحال ہمیں صرف ایک خط دستیاب ہو سکا ہے، جو ''کتاب نما'' (دہلی) کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا تھا:

Lahore
4th March 1934,

My dear Thompson,

I have just received your review of my book. It is excellent and I am grateful to you for the very kind things you have said of me. But you have made one mistake which I have to point

out, as I consider it rather serious. You call me [a] protagonist of the scheme called 'Pakistan'. Now Pakistan is not my scheme. The one that I suggested in my address is the creation of Muslim Province in a province having an overwhelming population of Muslims in the North-West of India. This new province will be according to my scheme, a part of the proposed Indian Federation. Pakistan scheme proposes a separate federation of Muslim Provinces directly related to England as a separate dominion. This scheme originated in Cambridge. The authors of this scheme believe that we Muslim Round Tablers have sacrificed the Muslim Nation on the altar of Hindu or the so-called Indian Nationalism.

Yours Sincerely
Mohammad Iqbal

ترجمہ :

لاہور
۴ مارچ ۱۹۳۴ء

مائی ڈیر تھامپسن

میری کتاب[۱] پر آپ کا تبصرہ ابھی ابھی موصول ہوا ہے ۔ تبصرہ شاندار ہے ۔ مزید براں آپ نے میرے بارے میں جن لطف آمیز باتوں کا ذکر کیا ، اس کے لیے ممنون ہوں ۔ مگر آپ ایک غلطی کر گئے ہیں ، چونکہ یہ خاصی اہم ہے ، اس لیے اس کی فوری نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں ۔ آپ نے مجھے ''پاکستان'' نامی سکیم کا مؤید قرار دیا ہے ۔[۲] میں نے اپنے [الہ آباد کے] خطبے میں ایک مسلم صوبے کے قیام کی سکیم تجویز کی تھی ، یعنی ایک ایسا صوبہ ، جس میں ہندوستان کے شمال مغرب میں مسلمانوں

۱۔ تھامپسن نے علامہ اقبال کے انگریزی خطبات (طبع دوم ، مطبوعہ لندن ، ۱۹۳۴ء) پر تبصرہ کیا تھا ۔

۲۔ علامہ اقبال نے زیر نظر خط کے دو روز بعد (۶ مارچ ۱۹۳۴ء کو) راغب احسن کے نام ایک خط میں بھی کم و بیش انھی خیالات کا اظہار کیا ہے (ملاحظہ کیجیے : جنگ ، اقبال ایڈیشن ، ۲۱ اپریل ۱۹۸۲ء)۔

کی واضح اکثریت ہو ۔ یہ نیا صوبہ میری اس سکیم کے مطابق ہوگا ، اور مجوزہ ہندوستانی فیڈریشن کا ایک حصہ۔ پاکستان سکیم میں مسلم صوبوں کا ایک جداگانہ وفاق تجویز کیا گیا ہے جو ایک جداگانہ ڈومینین کی حیثیت سے براہِ راست انگلستان سے وابستہ ہو ۔ یہ سکیم کیمبرج سے شروع ہوئی تھی ۔ اس سکیم کے خالق یہ سمجھتے ہیں کہ گول میز کانفرنس میں شریک ہم مسلمان ممبروں نے مسلم قوم کو ہندوؤں یا نام نہاد مسلم قوم پرستی کی قربان گاہ پر قربان کر دیا ہے ۔

آپ کا مخلص
محمد اقبال

○

محمد عبداللہ العمادی کے نام

اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں ۔ اس میں پٹنہ کے ڈاکٹر عظیم الدین احمد کا ذکر ہے ، جو اورینٹل کالج لاہور کے شعبۂ عربی سے وابستہ تھے ۔ وہ جنوری ۱۹۱۹ء میں ترکِ ملازمت کے بعد پٹنہ چلے گئے ۔ اس اعتبار سے اس خط کا سالِ تحریر اوائل جنوری ۱۹۱۹ء یا ۱۹۱۸ء متعین ہو سکتا ہے ۔ ۱۹۱۸ء اس لیے زیادہ قرینِ قیاس ہے کہ زیرِ نظر خط میں ، مولانا ظفر علی خاں کی حیدر آباد دکن سے واپسی کا ذکر ہے ، جو ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے ۔

یہ خط حیدر آباد دکن کے رسالے ''شعور'' (اقبال نمبر ، ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء) میں شائع ہوا تھا :

ڈیر مولوی صاحب ، السلام علیکم

والا نامہ مل گیا ہے ، جس کے لیے سراپا سپاس ہوں ۔ مجھے آپ کا خط پڑھ کر تعجب ہوا کہ آپ کو ایسے واقعات پیش آئے ، جن کا اشارہ آپ نے کیا ہے ۔ افسوس ہے میری ملاقات مسٹر حیدری سے نہ ہو سکی ۔ اُنھوں نے علی گڑھ سے مجھے تار دیا تھا ، مگر میں لاہور میں نہ تھا ، شملہ میں تھا ۔ ۲۳ ستمبر کو شملہ سے آیا تو ان کا تار ملا ۔ اس اثنا میں وہ علی گڑھ سے حیدر آباد روانہ ہو چکے تھے ۔ اگر ان سے ملاقات ہو جاتی تو میں آپ کے بارے میں خاص طور پر اُن سے ذکر کرتا ۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اہلِ حیدر آباد آپ کے علم و فضل سے جلد واقف ہو جائیں گے

اور آپ کے وجود کو غنیمت تصور کریں گے ۔ آپ کے چلے جانے سے لاہور کی علمی صحبت کا خاتمہ ہوگیا ۔ ڈاکٹر عظیم الدین بھی شاید چلے جائیں ۔ بس پھر بقول مولانا اکبر : ''یہاں دھرا کیا ہے سوا اکبر کے اور امرود کے'' ۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب سے شملہ میں ملاقات ہوئی تھی ، وہ اب کرم آباد میں ہیں ۔ لوگ چونکہ پہلے سے اُن کی نسبت بدظن ہیں ۔ ان کے حیدرآباد سے واپس آ جانے کے متعلق طرح طرح کی افواہیں اڑ رہی ہیں ۔ ایک حیدرآبادی راوی نے ایک عجیب و غریب واقعہ ان کا بیان کیا یعنی یہ کہ وہ حضور نظام کے دربار میں ''یا امیرالمومنین'' کا نعرہ مارکر بےہوش ہوگئے تھے ۔ راوی کے طرزِ بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ مولوی صاحب کی بےہوشی مصنوعی تھی ۔ واللہ اعلم ۔ میں نے ان کو جاتے دفعہ کہہ بھی دیا تھا کہ وہ حیدرآباد میں سوائے اپنے کام کے اور کسی کام سے سروکار نہ رکھیں ، مگر افسوس کہ وہ میری نصیحت پر عمل نہ کر سکے ، اور نتیجہ وہی ہوا جس کا مجھے اندیشہ تھا ۔

کیا خوب ، مجھے حیدرآباد کھینچتے ہیں ، یا میرے حیدرآباد آنے کے متوقع ہیں ۔ میں اس فکر میں ہوں کہ آپ لاہور آ جائیں کہ لاہور میں علمی چرچا آپ کے دم سے تھا ۔ مولوی وجاہت حسین آپ کو آفتاب کی ایڈیٹری کے لیے بلانا چاہتے تھے ۔ شاید انھوں نے آپ کو کہا بھی ہو ۔ میری کوشش ہے کہ آپ کو لاہور کے اسلامیہ کالج یا حمیدیہ کالج میں جس کا نصاب زیرِ غور ہے ، پروفیسری مل جائے ۔ بہرحال جو خدا کو منظور ہوگا ، ہو رہے گا ۔

مولوی صدر الدین پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور کو میں نے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ گولزیر نے ، جو تنقید احادیث کی ، کی ہے ، اسے اردو میں ترجمہ کر ڈالیں ۔ اگر آپ یہاں ہوتے تو گولزیر کی تنقید کی تردید میں آپ سے گراں بہا مدد ملتی ۔ تاہم جو کچھ مجھے معلوم ہے ، مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر کر دیا جائے گا ۔ حیدرآباد میں کہیں خواجہ کرمانی کے دیوان کا قلمی نسخہ ملے تو مطلع کیجیے کہ آیا قیمتاً مل سکے گا ، یا مالک نسخہ نقل کر لینے کی اجازت دے گا ۔

زیادہ کیا عرض کروں ۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا ۔ کیا آپ مہاراجہ سرکشن پرشاد سے بھی ملے ؟ وہ بھی اہلِ علم کے بڑے قدر دان ہیں ۔ لاہور میں سردی آ رہی ہے ۔ اب شہر کی رونق دوبالا ہو جائے گی ۔

وہ کل شام یہاں آئے تھے ، مگر افسوس کہ میں مکان پر موجود نہ تھا ۔

مخلص

محمد اقبال

○

ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کے نام

علامہ اقبال ، گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانۂ ملازمت میں ، ۱۹۰۵ء میں تین سال کی رخصت پر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے ۔ لاہور سے وہ ستمبر ہی میں روانہ ہو گئے تھے (۲۵ ستمبر کو کیمبرج پہنچے اور یکم اکتوبر کو ٹرینٹی کالج میں داخلہ لیا) اُن کی مدتِ رخصت کا آغاز یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے ہوا —— انھوں نے جون ۱۹۰۷ء میں کیمبرج سے بی اے اور نومبر ۱۹۰۷ء میں میونخ سے پی ایچ ڈی کر لیا ۔ اس دوران میں انھوں نے لنکنز اِن میں داخلہ لے رکھا تھا ۔ جلد ہی انھوں نے محسوس کیا کہ بیرسٹری کی تکمیل کے بعد ، واپس وطن پہنچ کر ، اُن کے لیے معلمی کی نسبت ، وکالت کا پیشہ اختیار کرنا کئی اعتبار سے سودمند ہوگا ، چنانچہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو انھوں نے ، مندرجہ ذیل خط پر مبنی ، اپنا استعفیٰ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب کو روانہ کیا ۔ اس خط کی اہمیت یہ ہے کہ اس سے اقبال کے ترکِ ملازمت کی صحیح تاریخ اور اس کی نوعیت پہلی بار سامنے آتی ہے ۔ اقبال کی اپنی تحریر میں یہ خط ، ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے جرنل (اکتوبر ۱۹۷۷ء) میں ، ڈاکٹر ایم جہانگیر خاں نے شائع کرایا تھا :

To
The Director
Public Instruction of Punjab,
Lahore

Sir,

I beg permission respectfully to resign my post of Asstt. Professor of Philosophy, Government College Lahore from which leave of absence for three years (without pay) was granted to me on October 1st 1905.

Private circumstances render it inexpedient for me to

continue in the teaching Profession and in combent upon me to adopt another Profession. At the same time I desire to express my gratitude for the honour that was done me when the post was conferred upon me, and for the kind consideration that allowed me to retain a lien upon my appointment during the period of my studies in Europe.

I am,
Sir,
Yours most obedient servant
Shiekh Mohammad Iqbal, M.A.
Asstt. Professor of Phil.
Government College Lahore
On leave
c/o Messers Thomas Cook & Sons
Ludgate Circus
London E. C.

22nd Jan. 1908.

ترجمہ :

بہ خدمت ڈائرکٹر صاحب
پبلک انسٹرکشن پنجاب
لاہور

جناب والا ،

مؤدبانہ گذارش ہے کہ میں گورنمنٹ کالج لاہور کی ، اسسٹنٹ پروفیسر فلسفہ کی اسامی سے استعفٰی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔ میں اس اسامی سے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے تین سال کی رخصت (بلا تنخواہ) پر ہوں ۔

ذاتی حالات کی بنا پر معلمی کا پیشہ اپنائے رکھنا میرے لیے چنداں سودمند نہیں ہے ، اور میں کوئی اور پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں ۔ اس کے ساتھ ہی میں اس اعزاز پر ، اظہارِ تشکر ادا کرنا چاہتا ہوں ، جو مجھے [اسسٹنٹ پروفیسر فلسفہ کے اس] منصب پر فائز کر کے بخشا گیا تھا ۔ پھر یہ کہ یورپ میں میرے عرصۂ زیرِ تعلیم میں [اس اسامی پر] مجھے اپنا

استحقاق برقرار رکھنے کی اجازت بھی مرحمت کی گئی ۔

میں ہوں ،
جناب والا ،
آپ کا انتہائی اطاعت گزار
شیخ محمد اقبال ، ایم ۔ اے
اسسٹنٹ پروفیسر فلسفہ
گورنمنٹ کالج لاہور
رخصت پر :
معرفت : میسرز تھامس کک اینڈ سنز
لڈگیٹ سرکس ، لندن ، ای ۔ سی

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء

○

شیخ اعجاز احمد کے نام

علامہ اقبال کے برادر زادے شیخ اعجاز احمد (پسر شیخ عطا محمد) کے نام مندرجہ ذیل خطوط ، مکاتیب اقبال کے کسی مجموعے میں شامل نہیں ہیں ۔ پہلا خط (۲۴ جون ۱۹۱۴ء) مکتوب الیہ کی میٹرک میں کامیابی کے موقع پر لکھا گیا ۔ ۸ جولائی ۱۹۱۹ء کے مکتوب میں موٹر والے نواب صاحب سے مراد غالباً نواب ذوالفقار علی خاں (مالیر کوٹلہ) ہیں ۔

دوسرے خط میں ایک جگہ ، علامہ اقبال سے جلدی میں ایک لفظ چھوٹ گیا ، اسے قلابین [ ] میں درج کیا گیا ہے ۔ ان خطوط کے عکس ''یادگار اقبال'' (مرتبہ : یعقوب توفیق) کراچی ، میں شائع ہوئے تھے ۔ یہ مجموعہ کمیاب ہے ۔

(۱)

لاہور ، ۲۴ جون ۱۹۱۴ء

عزیز از جان اعجاز طال عمرہ ،

تمہارا نتیجہ کل نکلا تھا ، مگر مجھے علم نہ ہوا کہ نتیجہ نکل گیا ہے ۔ آج پتہ ہوا [کذا] تو میں یونیورسٹی گیا ، اور تمہارا نام کامیاب طلبا میں دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی ۔ گھر آیا کہ تم کو تار دوں مگر میز پر تمہارا کارڈ پڑا پایا ۔ الحمد للہ کہ تم نے پہلی منزل طے کر لی ہے ۔ تمہارے نمبر ۴۲۰ ہیں ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم تھرڈ ڈویژن میں پاس

ہوئے ہو ۔ ایف اے کے لیے اس سے زیادہ محنت و توجہ کی ضرورت ہوگی ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمھیں ہمیشہ اسی طرح کامیاب کرتا رہے ۔ ایف اے کورس کی فہرست بنا کر مجھے ارسال کرنا ۔ ممکن ہے ، بعض کتابیں گھر میں موجود ہوں ۔ ان کے خرید کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ۔ میری رائے میں یہ بہتر ہے کہ تم ابھی دو سال اور سیالکوٹ میں رہ لو اور وہاں کے سکاچ مشن کالج میں داخل ہو جاؤ ، اور نیز یہ بھی لکھو کہ کون کون سے مضمون امتحان ایف اے کے لیے لینا چاہتے ہو ۔ یہ یاد رکھو کہ تم اب کالج میں داخل ہوا چاہتے ہو ۔ تمھارا بچپن کا زمانہ گزر گیا ہے ۔ کالج کے لڑکے جنٹلمین سمجھے جاتے ہیں ، نہ لڑکے ۔ یہ مرحلہ ایف اے کا مشکل ہے ۔ شروع سے ہی توجہ اور بلاناغہ کام کرنا چاہیے ۔ تین گھنٹے ہر روز پڑھائی کافی ہے ، بشرطیکہ باقاعدہ ہو ۔ ایف اے میں کم از کم تم کو سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہونا چاہیے ۔ بی اے کے واسطے تم کو گورنمنٹ کالج میں داخل کرا دیا جائے گا ۔ اپنے ابا سے میرا سلام کہنا اور ان کو میری طرف سے بہت بہت مبارک باد دینا ۔ علیٰ ہذا القیاس والد مکرم اور والدہ کی خدمت میں بھی مبارک باد کہنا ۔ والسلام

محمد اقبال

(۲)

لاہور ، ۲۶ جون ۱۹۱۶ء

برخوردار اعجاز طال عمرہ'

آج صبح مستری نور دین سیالکوٹ سے آیا تھا ۔ وہ کہتا تھا کہ سیالکوٹ سے وزیر آباد تک تو کوئی دقت سفر کی نہیں ہے ، مگر وزیر آباد سے لاہور تک آنے [میں] بہت دقت ہے ۔ وہاں سے پرمٹ لینا چاہیے اور پرمٹ لینے پر بھی یقین نہیں کہ گاڑی میں جگہ مل جائے ۔ اس معاملے کی تحقیق کر کے مجھے خط لکھو ، کیونکہ ۲۰ جولائی کو مجھے پٹیالہ جانے کے لیے سیالکوٹ سے واپس آنا ہوگا ۔ اگر واپس آنے میں دقت ہو تو پھر میں سب کام کر کے آؤں تاکہ دو ماہ تک پھر واپس آنا نہ پڑے ۔ والد مکرم کی خدمت میں آداب ۔ بچوں کو پیار ۔

محمد اقبال

(۳)

عزیز اعجاز کو ، بعد دعا کے ، واضح ہو تمھارا تار مل گیا ہے ، جس سے اطمینان ہوا ۔ بھائی صاحب کا تار بھی رات کو آیا تھا ، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ جلد سیالکوٹ جاؤ کہ والد مکرم علیل ہیں ۔ اگر تمھارا تار مجھے نہ مل چکا ہوتا تو میں کل ہی روانہ ہوتا ، لیکن فرصت ۴ اگست کو ہوگی ۔ بہرحال والد مکرم کی خدمت میں عرض کرنا ۔

میں ۵ اگست کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ان کی خدمت میں پہنچوں گا ۔ تم اسٹیشن پر آ جانا ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔ والسلام

محمد اقبال لاہور

۲ اگست ۱۹۱۸ء

(۴)

لاہور ، ۸ جولائی ۱۹۱۹ء

برخوردار اعجاز کو ، بعد دعاے عمر درازی کے ، واضح ہو تمھارا خط مل گیا تھا ۔ طاہر دین پھر پشاور گیا ہے ۔ کل امید ہے ، واپس آ جائے گا ۔ تمھارے ابا کا خط بھی آج آیا تھا ۔ وہاں ہر طرح خیریت ہے ۔ طاہر دین بھی زبانی پیغام خیریت کا لے آئے گا ۔ اس سے پیشتر بھی طاہر دین گیا تھا ۔ اس کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں ۔

میں انشاءاللہ ۹ ۲ جولائی کو یہاں سے سیالکوٹ آنے کا قصد رکھتا ہوں ۔ اگر ریل کے سفر کی حالت بدستور رہی ، تو موٹر کے لیے تم کو تار دوں گا یا خط لکھ دوں گا ، لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آیا موٹر میں اتنے آدمیوں کے لیے جگہ ہوگی ۔ پھر کچھ تھوڑا بہت اسباب بھی ہوگا ۔ معلوم نہیں بھائی کرم الٰہی کے موٹر میں کتنے آدمی بیٹھ سکتے ہیں ۔ تین آدمی تو ہم ہوں گے ۔ دو نوکر یعنی کھانا پکانے والی عورت اور اس کی لڑکی ۔ ان سب کے علاوہ تم اور موٹر ہانکنے والا ، کل سات آدمی ہوئے ۔ دو تین ٹرنک اسباب بھی ہوگا ۔ غرض کہ تم یہ سب اور پہلے دیکھ کر مجھے مطلع کرو کہ آیا اس موٹر میں اس قدر وسعت ہے ، اگر ہو تو جب میں لکھوں تم موٹر لے کر آ جانا ۔ یہاں سے سیالکوٹ تک گجرانوالہ کے راستے

صرف تین چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ صبح پانچ بجے چل کر ۸ یا ۹ بجے سیالکوٹ پہنچ سکتے ہیں ۔ پٹرول وہیں سے خرید لینا ، قیمت ادا کر دی جائے گی ، کیونکہ ممکن ہے یہاں سے نہ ملے یا گراں ملے ۔

میں نے آج نواب صاحب کو بھی شملہ خط لکھا ہے کہ ان کا موٹر مرمت ہو کر سفر کے قابل ہوا یا نہ ہوا ۔ امید نہیں کہ ہوا ہو کہ یہاں پر ان کے آدمیوں سے آج کل کوئی نہیں ہے ۔ مذکورہ بالا امور کے متعلق مجھے جلد آگاہی دو ۔ انشاءاللہ سردیوں میں شاید میں اپنا موٹر خرید لوں گا ۔

باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے ۔ والد مکرم کی خدمت میں میری طرف سے آداب کہیں ۔ تم اپنے نتیجۂ امتحان[1] کی طرف سے مطمئن رہو ۔ انشاءاللہ ضرور کامیاب رہو گے ۔ اب یہ سوچنا چاہیے کہ ایم اے میں کون سا مضمون لو گے ۔ باقی خیریت ہے ۔ وسیمہ کو پیار

محمد اقبال لاہور

○

شیخ نور محمد کے نام

ذیل کے دو خط ، علامہ کے والدِ مکرم شیخ نور محمد (وفات : ۱۷ اگست ۱۹۳۰ء) کے نام ہیں ۔ ان کے عکس بھی ''یادگارِ اقبال'' (مرتبہ : یعقوب توفیق) میں شائع ہوئے تھے ۔

(۱)

قبلہ و کعبہ ام ، السلام علیکم

آپ کا خط مل گیا ہے ۔ الحمدللہ کہ خیریت ہے ۔ یہاں پر بھی خدا کے فضل سے ہر طرح خیریت ہے ۔ بھائی صاحب کا خط بھی آیا تھا ۔ وہ بھی خیریت سے ہیں ۔ اعجاز کے متعلق جو کچھ میں نے عرض کیا ہے ، وہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے اور میرے باقی دوستوں نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا ہے ۔ اگر اس نے محنت کر کے یہ امتحان پاس کر لیا تو مجھے یقین ہے آیندہ زندگی میں بہت فائدہ اُٹھائے گا ۔ اگر پریکٹس نہ بھی کرے تو بھی ملازمت کے حصول میں آسانی ہوگی ۔ بھائی صاحب کا خط ابھی اس

۱- بی اے ۔

بارے میں نہیں آیا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ اعجاز کی رائے کیا ہے۔[۱]
بارش یہاں پر بھی ہوئی ہے۔ ہوا کا زور کم ہوگیا ہے اور وہ۔۔۔[۲] نہیں رہی مگر بارش کچھ بہت زیادہ نہیں ہوئی۔ مطلع ابر آلود ہے۔ اُمید ہے کہ اور بھی برسے گا۔ پشاور میں بھی ابھی کچھ بہت بارش نہیں ہوئی۔ بھائی صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ تھوڑی سی بارش ہوگئی ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

محمد اقبال لاہور

۲۰ جولائی ۱۹۱۹ء

(۲)

قبلہ و کعبہ ام ، السلام علیکم

آپ کا خط مل گیا ہے۔ اعجاز کا خط بھی آیا تھا ، لیکن آپ کی علالت طبع سے تردد ہے۔ اعجاز کا خط بھی آیا تھا۔ میں نے اُسے لکھا ہے کہ آپ کی خیریت سے آگاہ کرے۔ گاڑی کا انتظام ہو جائے گا۔ آج باقاعدہ درخواست کروں گا۔ اُمید ہے کہ تین دن میں گاڑی ملے گی۔ پھر میں انشاءاللہ حاضرِ خدمت ہوں گا اور سب کو ہمراہ لاؤں گا۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔ اپنی خیریت سے آگاہ فرمائیے۔

بچوں کو دعا۔

والسلام

محمد اقبال ، ۲۲ اگست ۱۹۱۹ء

لاہور

۱۔ علامہ اقبال نے اپنے والد صاحب کے نام ۱۶ جولائی ۱۹۱۹ء کے خط (خطوطِ اقبال : ص ۱۳۹) میں لکھا تھا کہ اعجاز احمد کے لیے ایل ایل بی کرنا زیادہ مفید ہوگا کیوں کہ وکیل کا کام اگر بہت نہ بھی ملے تو دو اڑھائی سو روپیہ ماہوار کما لیتا ہے — یہاں اسی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ لفظ پڑھا نہیں جا سکا۔

مولانا ظفر علی خان کے نام

مولانا ظفر علی خاں ، مدیر ''زمیندار'' نے ۱۹۳۶ء میں تیسری بار ''زمیندار'' جاری کیا ، اس کے ابتدائی تین شمارے علامہ اقبال کی خدمت میں ارسال کیے ، جواباً علامہ نے اُنھیں مندرجہ ذیل مراسلہ لکھا ۔ یہ مراسلہ ''زمیندار'' (۲۹ جون ۱۹۳۶ء) میں شائع ہوا تھا ، پروفیسر جعفر بلوچ نے ''زمیندار'' سے دریافت کرکے اپنے مضمون ''علامہ اقبال اور ظفر علی خاں'' (مرغزار ، ظفر علی خاں نمبر ، ۱۹۸۲ء) میں شامل کیا :

[۲۶ جون ۱۹۳۶ء]

ڈیر مولانا ظفر علی خاں ، السلام علیکم

''زمیندار'' کے تین نمبر جو آپ نے بہ کمال عنایت ارسال فرمائے تھے ، مجھے مل گئے ہیں ۔ اس عنایت کے لیے بہت شکرگزار ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ ''زمیندار'' کے اجرائے مکرر سے ملک کے ادب ، صحافت اور سیاسیات میں مزید اضافہ ہوگا ۔ جو تجویز آپ نے اس کے [کذا] بنیاد کو زیادہ مضبوط کرنے کے لیے اختیار کی ہے ، میں اس میں کامیابی کے لیے دستِ بدعا ہوں ۔

اُمید ہے کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا ۔

مخلص
محمد اقبال

جاوید نامہ

(اشاعتِ خاص)

علامہ اقبالؒ کی اہم ترین فارسی تصنیف
''جاوید نامہ'' کا مصور ایڈیشن

عمدہ کاغذ ، نفیس طباعت

سائز	:	۲۹ × ۲۲ / ۸
صفحات	:	۱۶ + ۲۴۶
تصاویر	:	۳۲
قیمت	:	۱۷۵/- روپے

شائع کردہ

اقبال اکادمی پاکستان

۱۱۶ - میکلوڈ روڈ ، لاہور